روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 15- دسمبر 1998ء 25 شعبان 1419 ہجری - 15 فتح 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 280

پاکیزہ مجالس

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ قادیان **1998**ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا اختتامی خطاب

دس ہزار سے زائد نومبایعین قادیان کے جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے

جماعت احمدیہ کی ترقی کے بارے میں خدا تعالیٰ نے اپنے تمام وعدوں کو پورا فرمایا ہے

قسط دوم

قادیان کی ابتدائی حالت

محترم نواب خان صاحب بیان جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ قادیان پہنچا۔ بالکل معمولی سا گاؤں پایا۔ کہیں کہیں مکان تھے۔ نہ کوئی روٹی کی دکان اور نہ کچھ اور۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ نے اس مرحلے پر فرمایا کہ قادیان کی آبادی کی کثرت تو بعد میں ہوئی جب حضرت مسیح موعود کے طفیل احمدیوں نے وہاں گھر بنائے اور اب ان گھروں میں شریف النفس سکھ آباد ہیں۔ یہ ساری آبادی حضرت مسیح موعود کی مرہون منت ہے۔

حضرت صاحب نے نواب خان صاحب کی روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ نواب خان صاحب نے بیان کیا کہ میں نے قادیان پہنچ کر اس سید کی تلاش کی۔ رات اس کے گھر ٹھہرا۔ صبح حضور سے ملاقات کے شوق میں پوچھا کہ کب تشریف لاتے ہیں پتہ لگا کہ دو بجے آئیں گے۔ میں وضو کر کے (بیت الذکر) میں بیٹھ گیا۔ حضور تشریف لائے۔ آپ کا رخ انور دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ آپ خدا کی طرف سے ہیں۔ حضور سے ملاقات ہوئی تو حضور نے فرمایا کہاں سے آئے ہو۔ میں نے جواب دیا تو فرمایا کیوں آئے ہو۔ میں نے عرض کیا زیارت کے لئے۔ نواب خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس وقت اس (بیت الذکر) میں صرف تین مقتدی نماز کے لئے تھے۔ حضرت مسیح موعود خود نماز پڑھا رہے تھے۔ نماز کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے۔ عصر کے وقت مجھے پھر زیارت کا شوق ہوا۔ مگر آپ کسی وجہ سے تشریف نہ لائے۔ نماز کے بعد خیال آیا کہ رات (بیت الذکر) میں رہوں مگر مؤذن نے نکال دیا۔ ایک ہندو ملا اس نے کہا دھرم سالے میں رہو۔ چنانچہ رات وہاں گذاری۔ نو بجے کے قریب اپنے گاؤں کے لئے روانہ ہو گیا۔

دو نشانیوں کا پورا ہونا

نواب خان صاحب بیان فرماتے ہیں جس وقت امرتسر گاڑی کے انتظار میں بیٹھا تھا تو کچھ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ دریا تو نہروں کے نکالے جانے سے بالکل خشک ہو گیا ہے۔ اب اس میں آدمی پیدل چل کر گذر سکتا ہے۔ یہ بات سنکر مجھے گاؤں کے مولوی صاحب کی بات یاد آگئی۔ کچھ دیر کے بعد گاڑی دور سے آتی دکھائی دی۔ میں نے دل میں کہا کالے گدھے کا تو یہی مطلب ہے۔ گاڑی سے بے شمار سامان اترا۔ سارا اسٹیشن بھرپور ہو گیا۔ یہ دونوں باتیں میرے دل پر نقش ہو گئیں۔ گاڑی نے اسی دن راولپنڈی پہنچا دیا۔

زیارت کی برکات

نواب خان صاحب کی روایت حضور ایدہ اللہ نے بیان فرماتے ہوئے مزید بتایا کہ نواب خان صاحب نے لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی زیارت ہوئی تھی کہ مجھے ہر طرف کامیابی ہی کامیابی ملنے لگی۔ جس شخص نے مجھ پر مقدمہ کیا تھا وہ پیشی پر ملا تو مجھے دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ جس کپڑے پر خود بیٹھا تھا مجھے بٹھا دیا۔ میں اس کا یہ طرز عمل دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس نے کہا میں نے ہزاروں مقدمے کئے ہیں مگر جتنی تکلیف مجھے اس مقدمے میں اٹھانی پڑی اور کسی میں نہیں ہوئی۔ آؤ اب صلح کر لیں۔ وہ مجھے ساتھ لیکر گیا اور بڑا شاندار کھانا کھلایا۔ یہ حضرت مسیح موعود سے ملاقات کا مبارک اثر تھا۔ اس کے نتیجے میں آسانیاں پیدا ہوتی گئیں۔

نواب خان صاحب مزید لکھتے ہیں تین سال کے بعد میں پھر قادیان گیا۔ اس وقت کافی لوگ احمدی ہو چکے تھے۔ پہلے سے زیادہ انتظام ہو گیا تھا۔ کھانا پکانے کا بھی انتظام تھا۔ ایک باورچی تھا جو خود ہی سارا کام کر لیتا تھا۔ رستے میں کثیر تعداد میں لوگ دیکھے جو حضور کے بارے میں بدکلامی کرتے تھے۔ قادیان کچھ دیر رہنے کے بعد میں واپس گیا۔ نواب خان صاحب کہتے ہیں کہ مجھے اس وقت یہ بھی خبر نہ تھی بیعت بھی کی جاتی ہے۔ میں نے صرف زیارت کو کافی سمجھا۔ پھر تیسری بار تین سال بعد گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے ملاقات کا شرف ملا۔ مجھ سے سب کچھ پوچھا۔ میں نے سب بتا دیا۔ آپ نے فرمایا تین دفعہ آئے ہو۔ بیعت نہیں کی۔ میں حیران ہوا کہ بیعت کیا ہوتی ہے۔ وہ مجھے حضرت مسیح موعود کے پاس لے گئے۔ آپ نے میری بیعت لی۔ رجسٹر میں میرا نام لکھا اور مجھ سے انگوٹھا لگوایا۔ آخر میں نواب خان صاحب نے لکھا کہ میرے گاؤں کے مولوی صاحب نے کہا تھا کہ میرے پوتے بدنصیب رہ جائیں گے۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ احمدیت کی مخالفت میں معروف ہیں۔

نماز باجماعت کا شوق

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس روایت سے اندازہ ہوتا ہے کہ دعویٰ کے آغاز کے وقت

باقی صفحہ 2 پر

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

○ جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا تھا۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک "بیوت الحمد منصوبہ" اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے۔ اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب، نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ چنانچہ 84 مستحق خاندان اس خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

○ احباب کرام کے علم کی خاطر پورے مکان کے اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیش کش بھی ہو سکتی ہے۔ آج کل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت چار لاکھ روپے ہے۔

○ حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی۔

○ حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں۔

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھجوائی جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری - بیوت الحمد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

ہمارا چاند قرآں ہے نمبر9

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ترجمۃ القرآن کلاس

کلاس نمبر 3 حصہ نمبر2
ریکارڈ شدہ 27- جولائی 1994ء

مفاد پرست لوگ

سورہ البقرہ آیت نمبر21

قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھوں کا نور اچک جائے۔ جب بھی ذرا روشنی ہوتی ہے وہ اس میں چل پڑتے ہیں۔ اور جب ان پر اندھیرا ہو جاتا ہے وہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اگر اللہ چاہے تو ان کی شنوائی بھی لے جائے ان کے دیکھنے کی طاقت (بصارت) بھی لے جائے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے یہاں بظاہر پہلے مضمون سے تضاد دکھائی دیتا ہے اس میں تو صم بکم عمی کا فتویٰ لگ چکا تھا۔ پھر بجلیاں کیسی پھر اس کے کڑکے کیسے۔ پھر خوف کیسا۔ اس میں تو کچھ سنائی نہیں دیتا۔ اس کے دو پہلو ہیں ان کو پیش نظر رکھیں۔ تو یہ تضاد دور ہو جاتا ہے۔ ایک بات کہ جو مچلے ہوتے ہیں بہرے بنے ہوئے۔ وہ اپنی مرضی اپنے مطلب کی بات سن لیتے ہیں اور دوسرے کی بات جو سمجھتے ہیں ان کے فائدے کی ہے اس کو نہیں سنتے۔ کئی ایسے بہرے میں نے دیکھے ہیں ملاقات کے لئے آتے ہیں۔ ان سے ادھر ادھر کی بات کرو کچھ نہیں پتہ لگتا بول بول کر لوگوں کا برا حال ہو جاتا ہے لیکن مطلب کی بات ہو تو فوراً سن کر کہتے ہیں ٹھیک ہے وہ تو بے چارے ویسے عادتاً کرتے ہیں مگر یہ تو مچلے ہوئے بد بخت ہیں ان کی آنکھوں میں دیکھنے کی طاقت ضرور ہے سننے کی طاقت بھی ہے مگر اچھی بات دیکھنے کی طاقت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اچھی بات سننے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ جہاں اپنے اوپر خوف ہو وہاں سن بھی رہے ہیں ورنہ کانوں میں انگلیاں نہ ڈالیں اور دیکھ بھی رہے ہیں بجلی کی چمک بھی ان کو دکھائی دیتی ہے۔ دوسرا اس کا پہلو یہ ہے تضاد دور کرنے کا کہ یہ پروسس Process پہلے پروسس کی تشریح میں پھر بیان فرمایا گیا ہے ختم اللہ کا مضمون ابھی ختم نہیں ہوا۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان پر مہریں لگا دیں۔ وہ کس طرح مہریں لگتی ہیں اس میں خدا ذمہ دار نہیں ہوتا۔ یہ لوگ ہوتے ہیں اور بیماری کس طرح بڑھتی ہے۔ کیونکہ دوسری جگہ پر بھی فرمایا۔ ان کے دلوں میں بیماری موجود تھی اس بیماری کو خدا نے بڑھایا ہے تو اس بیمار ہونے کے پروسس کو اس طرح ظاہر فرمایا گیا ہے اور آخر پر ایک رحمت کا اظہار بھی فرما دیا۔ یہ سب کچھ ہوتا ہے یہ لوگ اندھے کر دیئے جاتے ہیں۔ محیط میں بتایا یہ بچ نہیں سکیں گے جن چیزوں سے یہ ڈرتے ہیں وہی چیزیں ان کو آلیں گی۔ لیکن اللہ چاہے اگر کسی پر رحم فرمانا چاہے تو اس کو بچا بھی سکتا ہے پس ایسے سب لوگ جو ہدایت سننے سے انکار کر رہے ہوں ضد کرتے ہوں سچی بات دیکھنے سے انکار کرتے ہوں۔ ان کے متعلق قرآن کریم نے یہ اصول بیان فرمایا ہے تمہیں فیصلہ نہیں کرنا۔ یہ نہ کہنا سب بد بخت ہیں۔ زمین سخت ہو گئی۔ ان کے دل پتھر ہو گئے خدا کی مہریں لگی ہوئی ہیں اس لئے یہ ایمان نہیں لائیں گے یہ تمہارا کام نہیں ہے یہ فیصلہ کرنا اللہ کا کام ہے۔ اتنے گئے گزرے لوگوں کے متعلق بھی فرمایا ہے۔ اگر اللہ چاہے تو پھر ان کی سننے کی طاقت کو۔ آنکھوں کی دیکھنے کی طاقت کو زائل کر دے۔ باطل کر دے۔ ابھی خدا نے اپنی بخشش اور رحمت کے حق کو باقی رکھا ہے تو اللہ نے رکھ لیا۔ تو ہم کون ہوتے ہیں فیصلہ دینے والے یہ برباد ہو گئے ان کو چھوڑ دو۔ بربادی کا فیصلہ خدا کیا کرتا ہے اپنی طرف سے کوشش کرتے چلے جانا فرض ہے لیکن کوشش میں بار بار اسی جگہ سر ٹکرانا مراد نہیں ہے۔ مراد یہ ہے فتویٰ دیکر پیغام حق پہنچانے سے باز نہ رہو۔ پہلے فتویٰ دینے کا تمہیں کوئی حق نہیں۔ کوشش کرو۔ جب کوشش کے باوجود نہ سنیں نہ سمجھیں نہ دیکھیں تو پھر ان سے احتراز کرو۔ دوسری جگہ قرآن کریم میں احتراز کا بھی حکم آیا ہے پھر دوسری زمین کی تلاش کرو۔

اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر قدرت ہے وہ چاہے تو ان کو ان کی بیماریوں کے بداثرات سے بچا بھی سکتا ہے۔ مگر جب ایک دفعہ خدا فیصلہ کر دے۔ وہ مہر والی بات اگرچہ انہی کی بد کرداریوں کا طبعی نتیجہ ہے مگر جب خدا کی طرف سے تقدیر ظاہر ہو جائے وہ فیصلہ کرے لا یومنون پھر ان کو کوئی نہیں بچا سکتا۔ پھر لا یرجعون کا مضمون آجاتا ہے۔ پھر یہ نہ لوٹیں گے تو خدا کی تقدیر ظاہر ہونے سے پہلے پہلے بچنے کی کوشش کرنا۔ اور دعا کرنا کہ اللہ ہمیں اس بدبختی سے بچائے۔ یہ ان کا بھی فرض ہے۔ اور ہمارا بھی فرض ہے ان کے لئے دعا کرتے رہیں۔

رجوعِ جہاں ہوا

حضرت مسیح موعود کا دلنشیں کلام

اے سونے والو جاگو کہ وقتِ بہار ہے
اب دیکھو آکے در پہ ہمارے وہ یار ہے

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا

یہ اشعار لندن میں جلسہ سالانہ قادیان 98ء کے لئے منعقدہ اختتامی تقریب 7-دسمبر میں حضور ایدہ اللہ کے خطاب سے پہلے پڑھے گئے۔

بقیہ صفحہ1

کیا صورت حال تھی۔ اور پھر کس طرح خدا کے فضل سے احمدیت بکثرت پھیلتی گئی۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کا ارشاد بیان فرمایا کہ مجھے اس سے زیادہ کسی بات کا رنج نہیں ہوتا کہ جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے۔ جن دنوں آدمیوں کی آمد و رفت کم تھی تو میں دعا کیا کرتا تھا کہ اپنی جماعت کے لوگ ہوں تاکہ باجماعت نماز پڑھ سکوں۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد پیش فرمایا اس میں حضور نے لکھا ہے کہ جماعت کی درجہ بدرجہ ترقی کے بارے میں خدا نے اپنے تمام وعدوں کو پورا کیا۔ اور طرح طرح کی تائیدیں کیں۔ بغیر پیشگوئیوں کے بھی میری تائید کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایسے نومیدی کے وقت پیشگوئیاں کیں جب آپ گمنامی کی حالت میں تھے اس زمانہ میں یہ باتیں ہنسی کے لائق تھیں اور دیوانے کی بڑ کے مشابہ تھیں۔ کس کو معلوم تھا کہ جیسے وعدہ فرمایا گیا کئی لاکھ لوگ بیعت میں شامل ہو جائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج قادیان گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ یہ باتیں انسان کی طرف سے نہیں ہو سکتیں۔

حضور ایدہ اللہ نے براہین احمدیہ میں چھپی ہوئیں عربی پیشگوئیوں کا اردو ترجمہ بیان فرمایا۔ اس میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ جس وقت خدا کی مدد اور فتح آئے گی ایک زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا۔

اس وقت کہا جائے گا کہ کیا یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہ تھا۔ یہ کیونکر ہو گیا کہ ایک دنیا میرے ساتھ جمع ہو گئی۔ مالی مدد اور ارادت کے خطوط بکثرت آتے ہیں اور اللہ نے بتایا تھا کہ اس کثرت سے لوگ آئیں گے کہ سڑک پر گڑھے پڑ جائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ ہم نے دیکھا کہ قادیان آنے والی سڑک پر لوگوں کی آمد کی وجہ سے اتنے گڑھے پڑے ہوتے تھے کہ چلنا مشکل ہو جاتا تھا۔

حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعود کو خبر دی گئی تھی کہ جو تجھ پر ایمان لائے ان کو خوشخبری سنا کہ تیرا قدم صدق کا قدم ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو نومبایعین بھی بڑی کوشش کرکے یہاں پہنچے ہیں ان کا قدم صدق اور سچائی پر ہے۔

امین بننا ایک نازک امر ہے جب تک انسان تمام پہلو بجا نہ لائے

امانت کے متعلق حضرت مسیح موعود کے پاکیزہ ارشادات

مرتب۔ عبدالستار خان صاحب

امانت فطرت میں داخل ہے

دوسری قسم ترک شر کے اقسام میں سے وہ خُلق ہے جس کو امانت و دیانت کہتے ہیں۔ یعنی دوسرے کے مال پر شرارت اور بدنیتی سے قبضہ کر کے اس کو ایذا پہنچانے پر راضی نہ ہونا۔ سو واضح ہو کہ دیانت اور امانت انسان کی طبعی حالتوں میں سے ایک حالت ہے۔ اسی واسطے ایک بچۂ شیر خوار بھی جو بوجہ اپنی کم سنی اپنی طبعی سادگی پر ہوتا ہے اور نیز بباعث صغر سنی ابھی بری عادتوں کا عادی نہیں ہوتا اس قدر غیر کی چیز سے نفرت رکھتا ہے کہ غیر عورت کا دودھ بھی مشکل سے پیتا ہے۔ اگر بے ہوشی کے زمانہ میں کوئی اور دایہ مقرر نہ ہو تو ہوش کے زمانہ میں اس کو دوسرے کا دودھ پلانا نہایت مشکل ہو جاتا ہے اور اپنی جان پر بہت تکلیف اٹھاتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ اس تکلیف سے مرنے کے قریب ہو جائے۔ مگر دوسری عورت کے دودھ سے طبعاً بیزار ہوتا ہے۔ اس قدر نفرت کا کیا بھید ہے؟ بس یہی کہ وہ والدہ کو چھوڑ کر غیر کی چیز کی طرف رجوع کرنے سے طبعاً متنفر ہے۔ اب ہم جب ایک گہری نظر سے بچہ کی اس عادت کو دیکھتے اور اس پر غور کرتے ہیں اور فکر کرتے کرتے اس کی اس عادت کی تہ تک چلے جاتے ہیں تو ہم پر صاف کھل جاتا ہے کہ یہ عادت جو غیر کی چیز سے اس قدر نفرت کرتا ہے کہ اپنے اوپر مصیبت ڈال لیتا ہے۔ یہی جڑھ دیانت اور امانت کی ہے اور دیانت کے خلق میں کوئی شخص راستباز نہیں ٹھہر سکتا۔ جب تک بچہ کی طرح وہ غیر کے مال کے بارے میں بھی سچی نفرت اور کراہت اس کے دل میں پیدا نہ ہو جائے۔ لیکن بچہ اس عادت کو اپنے محل پر استعمال نہیں کرتا اور اپنی بیوقوفی کے سبب سے بہت کچھ تکلیفیں اٹھا لیتا ہے۔ لہٰذا اس کی یہ عادت صرف ایک حالت طبعی ہے۔ جس کو وہ بے اختیار ظاہر کرتا ہے اس لئے وہ حرکت اس کے خلق میں داخل نہیں ہو سکتی گو انسانی سرشت میں اصل جڑھ خلق دیانت و امانت کی وہی ہے جیسا کہ بچہ اس غیر معقول حرکت سے متدین اور امین نہیں کہلا سکتا۔ ایسا ہی وہ شخص بھی اس خلق سے متصف نہیں ہو سکتا جو اس طبعی حالت کو محل پر استعمال نہیں کرتا۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 344)

بددیانتی کے مختلف روپ

بعض آیات قرآنی کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا۔

آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناجائز طور پر مت کھایا کرو۔ اور نہ اپنے مال کو رشوت کے طور پر حکام تک پہنچایا کرو۔ تا اس طرح پر حکام کی اعانت سے دوسرے کے مالوں کو دبالو۔ امانتوں کو ان کے حقداروں کو واپس دے دیا کرو۔ خدا خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ جب تم ماپو تو پورا ماپو۔ جب تم وزن کرو۔ تو پوری اور بے خلل ترازو سے وزن کرو اور کسی طور سے لوگوں کو ان کے مال کا نقصان نہ پہنچاؤ اور فساد کی نیت سے زمین پر مت پھرا کرو۔ یعنی اس نیت سے کہ چوری کریں یا ڈاکہ ماریں یا کسی کی جیب کتریں یا کسی اور ناجائز طریق سے بیگانہ مال پر قبضہ کریں۔ اور پھر فرمایا۔ کہ تم اچھی چیزوں کے عوض میں خبیث اور ردی چیزیں نہ دیا کرو یعنی جس طرح دوسروں کا مال دبا لینا ناجائز ہے اسی طرح خراب چیزیں بیچنا یا اچھی کے عوض میں بری دینا بھی ناجائز ہے۔

ان تمام آیات میں خدا تعالیٰ نے تمام طریقے بددیانتی کے بیان فرما دیئے۔ اور ایسا کلام کلّی کے طور پر فرمایا جس میں کسی بددیانتی کا ذکر باہر نہ رہ جائے۔ صرف یہ نہیں کہا کہ تو چوری نہ کر۔ تا ایک نادان یہ نہ سمجھ لے کہ چوری تو میرے لئے حرام ہے مگر دوسرے ناجائز طریقے سب حلال ہیں۔ اس کلمہ جامع کے ساتھ تمام ناجائز طریقوں کو حرام ٹھہرانا یہی حکمت بیانی ہے۔ غرض اگر کوئی اس بصیرت سے دیانت اور امانت کا خلق اپنے اندر نہیں رکھتا اور ایسے تمام پہلوؤں کی رعایت نہیں کرتا وہ اگر دیانت و امانت کو بعض امور میں دکھلاوے بھی تو یہ حرکت اس کی خلق دیانت میں داخل نہیں سمجھی جائے گی بلکہ ایک طبعی حالت ہو گی جو عقلی تمیز اور بصیرت سے خالی ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 347)

امین خدا کا دوست ہے

امانتوں کو ان کے حقداروں کو واپس دے دیا کرو۔ خدا خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی ص 39) ہم اسی وقت سچے بندے ٹھہر سکتے ہیں کہ جو خداوند منعم نے ہمیں دیا ہم اس کو واپس دیں یا واپس دینے کے لئے تیار ہو جائیں ہماری جان اس کی امانت ہے اور وہ فرماتا ہے تؤدوا الامٰنٰت الیٰ اھلھا۔ (مکتوبات جلد دوم ص 47 حاشیہ)

امانت کا صحیح طریق

امین اور دیانت دار بننا بہت نازک امر ہے۔ جب تک انسان تمام پہلو بجا نہ لاوے۔ امین اور دیانت دار نہیں ہو سکتا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے نمونہ کے طور پر آیات مفصلہ ذیل میں امانت کا طریق سمجھایا ہے اور وہ طریق امانت یہ ہے۔ (۔)

اگر کوئی ایسا تم میں مالدار ہو جو صحیح العقل نہ ہو مثلاً یتیم یا نابالغ ہو اور اندیشہ ہو کہ وہ اپنی حماقت سے اپنے مال کو ضائع کر دے گا تو تم (بطور کورٹ آف وارڈس کے) وہ تمام مال جس پر سلسلہ تجارت اور معیشت کا چلتا ہے ان بیوقوفوں کے حوالہ مت کرو اور اس مال میں سے بقدر ضرورت ان کے کھانے اور پہننے کے لئے دے دیا کرو اور ان کو اچھی باتیں قول معروف کی کہتے رہو۔ یعنی ایسی باتیں جن سے ان کی عقل اور تمیز بڑھے اور ایک طور سے ان کے مناسب حال ان کی تربیت ہو جائے اور جاہل اور ناتجربہ کار نہ رہیں۔ اگر وہ تاجر کے بیٹے ہیں تو تجارت کے طریقے ان کو سکھلاؤ اور اگر کوئی اور پیشہ رکھتے ہوں تو اس پیشہ کے مناسب حال ان کو پختہ کر دو۔ غرض ساتھ ساتھ ان کو تعلیم دیتے جاؤ اور اپنی تعلیم کا وقتاً فوقتاً امتحان بھی کرتے جاؤ کہ جو کچھ تم نے سکھلایا انہوں نے سمجھا بھی ہے یا نہیں۔ پھر جب نکاح کے لائق ہو جائیں یعنی عمر قریباً اٹھارہ برس تک پہنچ جائے اور تم دیکھو کہ ان میں اپنے مال کے انتظام کی عقل پیدا ہو گئی ہے تو ان کا مال ان کے حوالہ کرو۔ اور فضول خرچی کے طور پر ان کا مال خرچ نہ کرو۔ اور نہ اس خوف سے جلدی کر کے کہ اگر یہ بڑے ہو جائیں گے تو اپنا مال لے لیں گے۔ ان کے مال کا نقصان کرو۔ جو شخص دولتمند ہو اس کو نہیں چاہئے کہ ان کے مال میں سے کچھ حق الخدمت لیوے۔ لیکن ایک محتاج بطور معروف لے سکتا ہے۔

عرب میں مالی محافظوں کے لئے یہ طریق معروف تھا کہ اگر یتیموں کے کارپرداز ان کے مال میں سے لینا چاہتے تو حتی الوسع یہ قاعدہ جاری رکھتے کہ جو کچھ یتیم کے مال کو تجارت سے فائدہ ہو اس میں سے آپ بھی لیتے۔ راس المال کو تباہ نہ کرتے۔ سو اسی عادت کی طرف اشارہ ہے کہ تم بھی ایسا کرو اور پھر فرمایا کہ جب تم یتیموں کو مال واپس کرنے لگو تو گواہوں کے روبرو ان کو ان کا مال دو۔ اور جو شخص فوت ہونے لگے اور بچے اس کے ضعیف اور صغیر السن ہوں تو اس کو نہیں چاہئے کہ کوئی ایسی وصیت کرے کہ جس میں بچوں کی حق تلفی ہو۔ جو لوگ ایسے طور سے یتیم کا مال کھاتے ہیں جس سے یتیم پر ظلم ہو جائے تو وہ مال نہیں بلکہ آگ کھاتے ہیں اور آخر جلانے والی آگ میں ڈالے جائیں گے۔

اب دیکھو خدا تعالیٰ نے دیانت اور امانت کے کس قدر پہلو بتائے سو حقیقی دیانت اور امانت، وہی ہے جو ان تمام پہلوؤں کے لحاظ سے ہو اور اگر پوری عقل مندی کو دخل دے کر امانتداری میں تمام پہلوؤں کا لحاظ نہ ہو تو ایسی دیانت اور امانت کئی طور سے چھپی ہوئی خیانتیں اپنے ہمراہ رکھے گی۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 345)

امانت دار اپنے عہدوں کے بھی پکے ہوتے ہیں

جب ایک شخص دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے اور اپنے مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے وہ کسی اور کے مال کو ناجائز طریقہ سے کب حاصل کرنا چاہتا ہے اور کب چاہتا ہے کہ میں کسی دوسرے کے حقوق کو دبالوں اور جب وہ مال جیسی عزیز چیز کو خدا کی راہ میں قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتا تو پھر آنکھ' ناک' کان' زبان وغیرہ کو غیر محل پر کب استعمال کرنے لگا کیونکہ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب ایک شخص اول درجہ کی نیکیوں کی نسبت اس قدر محتاط ہوتا ہے تو ادنیٰ درجہ کی نیکیاں خود بخود عمل میں آتی جاتی ہیں۔ مثلاً جب خشوع خضوع سے دعا مانگنے لگا تو پھر اس کے ساتھ ہی لغو سے بھی اعراض کرنا پڑا اور جب لغو سے اعراض کیا تو پھر زکوٰۃ کے ادا کرنے میں دلیر ہونے لگا اور جب اپنے مال کی نسبت وہ اس قدر محتاط ہو گیا تو پھر غیروں کے حقوق چھیننے سے بدرجہ اولیٰ بچنے لگا (۔) جو شخص دوسرے کے حق میں دست اندازی نہیں کرتا اور جو حقوق اس کے ذمہ ہیں ان کو ادا کرتا ہے اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنے عہدوں کا پکا ہو اور دوسرے کی امانتوں میں خیانت کرنے سے بچنے والا ہو اس لئے بطور نتیجہ کے فرمایا کہ جب ان لوگوں میں یہ وصف پائے جاتے ہوں تو پھر لازمی بات ہے کہ وہ اپنے عہدوں کے بھی پکے ہوں گے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 402)

نفس خدا کی امانت ہے

پانچواں کام مومن کا جس سے پانچویں درجہ تک قوت ایمانی پہنچ جاتی ہے عند العقل یہ ہے کہ صرف ترک شہوات نفس ہی نہ کرے بلکہ خدا کی راہ میں خود نفس کو ہی ترک کر دے اور اس کے فدا کرنے پر تیار رہے یعنی نفس جو خدا کی امانت ہے اسی مالک کو واپس دیدے اور نفس سے صرف اس قدر تعلق رکھے جیسا کہ ایک امانت سے تعلق ہوتا ہے اور دقائق تقویٰ ایسے طور پر پورا کرے کہ گویا اپنے نفس اور مال اور تمام چیزوں کو خدا کی راہ میں وقف کر چکا ہے۔ (۔) پس جبکہ انسان کے جان و مال اور تمام قسم کے آرام خدا کی امانت ہے جس کو واپس دینا امین ہونے کے لئے شرط ہے لہٰذا ترک نفس وغیرہ کے یہی معنے ہیں کہ یہ امانت خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر کے اس طور سے یہ قربانی ادا کر دے اور دوسرے یہ کہ جو خدا تعالیٰ کے ساتھ ایمان کے وقت اس کا عہد تھا اور جو عہد اور امانتیں مخلوق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی اس کی گردن پر ہیں ان سب کو ایسے طور سے تقویٰ کی رعایت سے بجالاوے کہ وہ بھی ایک سچی قربانی ہو جاوے۔ کیونکہ دقائق تقویٰ کو انتہاء تک پہنچانا یہ بھی ایک قسم کی موت ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد21 ص233-232)

مومن کا کام یہ ہے کہ نفس کو بھی ترک کر دے اور اس کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھ کر خدا تعالیٰ کی طرف واپس کرے، اور خدا کے کاموں میں اپنے نفس کو وقف کر کے اس سے خدمت لے اور خدا کی راہ میں بذل نفس کرنے کا ارادہ رکھے اور اپنے نفس کی نفی وجود کے لئے کوشش کرے۔ کیونکہ جب تک نفس کا وجود باقی ہے گناہ کرنے کے لئے جذبات بھی باقی ہیں جو تقویٰ کے برخلاف ہیں۔ اور نیز جب تک وجود نفس باقی ہے، ممکن نہیں کہ انسان تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مار سکے یا پورے طور پر خدا کی امانتوں اور عہدوں یا مخلوق کی امانتوں اور عہدوں کو ادا کر سکے۔ لیکن جیسا کہ بخل بغیر توکل اور خدا کی رازقیت پر ایمان لانے کے ترک نہیں ہو سکتا اور شہوات نفسانیہ محرمہ بغیر استیلاء ہیبت اور عظمت الٰہی اور لذات روحانیہ کے چھوٹ نہیں سکتیں ایسا ہی یہ مرتبہ عظمیٰ کہ ترک نفس کر کے تمام امانتیں خدا تعالیٰ کی اس کو واپس دی جائیں کبھی حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ ایک تیز آندھی عشق الٰہی کی چل کر کسی کو اس کی راہ میں دیوانہ نہ بنا دے۔ یہ تو درحقیقت عشق الٰہی کے مستوں اور دیوانوں کے کام ہیں دنیا کے عقلمندوں کے کام نہیں (-)

اسی کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے (-) ہم نے اپنی امانت کو جو امانت کی طرح واپس دینی چاہئے تمام زمین و آسمان کی مخلوق پر پیش کیا۔ پس سب نے اس امانت کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈرے کہ امانت کے لینے سے کوئی خرابی پیدا نہ ہو مگر انسان نے اس امانت کو اپنے سر پر اٹھا لیا کیونکہ وہ ظلوم اور جہول تھا۔ یہ دونوں لفظ انسان کے لئے محل مدح میں ہیں نہ محل مذمت میں اور ان کے معنے یہ ہیں کہ انسان کی فطرت میں ایک صفت تھی کہ وہ خدا کے لئے اپنے نفس پر ظلم اور سختی کر سکتا تھا۔ اور ایسا خدا تعالیٰ کی طرف جھک سکتا تھا کہ اپنے نفس کو فراموش کر دے اس لئے اس نے منظور کیا کہ اپنے تمام وجود کو امانت کی طرح پاوے اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کر دے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد21 ص239-238)

مال بھی امانت ہے

جیسا کہ نفس خدا تعالیٰ کی امانت ہے، ایسا ہی مال بھی خدا تعالیٰ کی امانت ہے پس جو شخص صرف اپنے مال میں سے زکوٰۃ دیتا ہے وہ مال کو اپنا مال سمجھتا ہے مگر جو شخص مال کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھتا ہے وہ اپنے تمام مال کو خدا تعالیٰ کا مال جانتا ہے اور ہر ایک وقت خدا کی راہ میں دیتا ہے گو کوئی زکوٰۃ اس پر واجب نہ ہو۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد21 ص232)

تمام امانتوں اور عہدوں کا پورا کرنا تقویٰ ہے

پانچواں درجہ وجود روحانی کا وہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ذکر فرمایا ہے (-) یعنی پانچویں درجہ کے مومن جو چوتھے درجہ سے بڑھ گئے ہیں وہ ہیں جو صرف اپنے نفس میں یہی کمال نہیں رکھتے جو نفس امارہ کی شہوات پر غالب آ گئے ہیں اور اس کے جذبات پر ان کو فتح عظیم حاصل ہو گئی ہے بلکہ وہ حتی الوسع خدا اور اس کی مخلوق کی تمام امانتوں اور تمام عہدوں کے ہر ایک پہلو کا لحاظ رکھ کر تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرتے ہیں اور جہاں تک طاقت ہے اس راہ پر چلتے ہیں۔ خدا کے عہدوں سے مراد وہ ایمانی عہد ہیں جو بیعت اور ایمان لانے کے وقت مومن سے لئے جاتے ہیں جیسے شرک نہ کرنا، خون ناحق نہ کرنا وغیرہ۔

لفظ راعون جو اس آیتہ میں آیا ہے جس کے معنی ہیں رعایت رکھنے والے، یہ لفظ عرب کے محاورہ کے موافق اس جگہ بولا جاتا ہے جہاں کوئی شخص اپنی قوت اور طاقت کے مطابق کسی امر کی باریک راہ پر چلنا اختیار کرتا ہے اور اس امر کے تمام دقائق بجا لانا چاہتا ہے اور کوئی پہلو اس کا چھوڑنا نہیں چاہتا۔ پس اس آیت کا حاصل مطلب یہ ہوا کہ وہ مومن جو وجود روحانی کے پنجم درجہ پر ہیں حتی الوسع اپنی موجودہ طاقت کے موافق تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارتے ہیں اور کوئی پہلو تقویٰ کا جو امانتوں یا عہد کے متعلق ہے خالی چھوڑنا نہیں چاہتے اور سب کی رعایت رکھنا ان کا ملحوظ نظر ہوتا ہے اور اس بات پر خوش نہیں ہوتے کہ موٹے طور پر اپنے تئیں امین اور صادق العہد قرار دے دیں۔ بلکہ ڈرتے رہتے ہیں کہ درپردہ ان سے کوئی خیانت ظہور پذیر نہ ہو۔ پس طاقت کے موافق اپنے تمام معاملات میں توجہ سے غور کرتے رہتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ اندرونی طور پر ان میں کوئی نقص اور خرابی ہو اور اسی رعایت کا نام دوسرے لفظوں میں تقویٰ ہے۔

(براہین احمدیہ- روحانی خزائن جلد21 ص207)

امانتوں کو تقویٰ سے ادا کرو

خلاصہ مطلب یہ کہ وہ مومن جو وجود روحانی میں پنجم درجہ پر ہیں وہ اپنے معاملات میں خواہ خدا کے ساتھ ہیں خواہ مخلوق کے ساتھ بیقید اور خلیع الرّسن نہیں ہوتے بلکہ اس خوف سے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کسی اعتراض کے نیچے نہ آ جاویں اپنی امانتوں اور عہدوں میں دور دور کا خیال رکھ لیتے ہیں اور ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دوربین سے اس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ درپردہ ان کی امانتوں اور عہدوں میں کچھ فتور ہو اور جو امانتیں خدا تعالیٰ کی ان کے پاس ہیں جیسے تمام قویٰ اور تمام اعضاء اور جان اور مال اور عزت وغیرہ ان کو حتی الوسع اپنی بپابندی تقویٰ بہت احتیاط سے اپنے اپنے

محل پر استعمال کرتے رہتے ہیں اور جو عہد ایمان لانے کے وقت خدا تعالیٰ سے کیا ہے، کمال صدق سے حتی المقدور اس کے پورا کرنے کے لئے کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ایسا ہی جو امانتیں مخلوق کی ان کے پاس ہوں یا ایسی چیزیں جو امانتوں کے حکم میں ہوں ان سب میں تا بمقدور تقویٰ کی پابندی سے کاربند ہوتے ہیں۔ اگر کوئی تنازع واقع ہو تو تقویٰ کو مدنظر رکھ کر اس کا فیصلہ کرتے ہیں گو اس فیصلہ میں نقصان اٹھا لیں۔ یہ درجہ چوتھے درجہ سے اس لئے بڑھ کر ہے کہ اس میں حتی الوسع تمام اعمال میں تقویٰ کی باریک راہوں سے کام لینا پڑتا ہے اور حتی الوسع جمیع امور میں ہر ایک قدم تقویٰ کی رعایت سے اٹھانا پڑتا ہے مگر چوتھا درجہ صرف ایک ہی موٹی بات ہے اور وہ یہ کہ زنا سے اور بدکاریوں سے پرہیز کرنا اور ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ زنا ایک بہت بے حیائی کا کام ہے اور اس کا مرتکب شہوات نفس سے اندھا ہو کر ایسا ناپاک کام کرتا ہے جو انسانی نسل کے حلال سلسلہ کو حرام میں ملا دیتا ہے اور تضیع نسل کا موجب ہوتا ہے اسی وجہ سے شریعت نے اس کو ایسا بھاری گناہ قرار دیا ہے کہ اسی دنیا میں ایسے انسان کے لئے حد شرعی مقرر ہے۔ پس ظاہر ہے کہ مومن کی تکمیل کے لئے صرف یہی کافی نہیں کہ وہ زنا سے پرہیز کرے کیونکہ زنا نہایت درجہ مفسد طبع اور بے حیا انسانوں کا کام ہے اور یہ ایک موٹا گناہ ہے جو جاہل سے جاہل اس کو برا سمجھتا ہے اور اس پر بجز کسی بے ایمان کے کوئی بھی دلیری نہیں کر سکتا۔ پس اس کا ترک کرنا ایک معمولی شرافت ہے کوئی بڑے کمال کی بات نہیں۔ لیکن انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں۔

(براہین احمدیہ- روحانی خزائن جلد21 ص208)

روحانی خوبصورتی

خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے جو انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند

ہو جائے۔

(براہین احمدیہ- روحانی خزائن جلد21 ص209-208)

امانتوں اور عہد کی ادائیگی کی کامل صورت

پرستش اور حضرت عزت کے سامنے دائمی حضور کے ساتھ کھڑا ہونا بجز محبت ذاتیہ کے ممکن نہیں۔ اور محبت سے مراد یکطرفہ محبت نہیں بلکہ خالق اور مخلوق کی دونوں محبتیں مراد ہیں تا بجلی کی آگ کی طرح جو مرنے والے انسان پر گرتی ہے اور جو اس وقت اس انسان کے اندر سے نکلتی ہے بشریت کی کمزوریوں کو جلا دیں اور دونوں مل کر تمام روحانی وجود پر قبضہ کر لیں۔

یہی وہ کامل صورت ہے جس میں انسان ان امانتوں اور عہد کو جن کا ذکر وجود روحانی کے مرتبہ پنجم میں تحریر ہے کامل طور پر اپنے اپنے موقع پر ادا کر سکتا ہے صرف فرق یہ ہے کہ مرتبہ پنجم میں انسان صرف تقویٰ کے لحاظ سے خدا اور مخلوق کی امانتوں اور عہد کا لحاظ رکھتا ہے اور اس مرتبہ پر محبت ذاتی کے تقاضا سے جو خدا کے ساتھ اس کو ہو گئی ہے جس کی وجہ سے خدا کی مخلوق کی محبت بھی اس میں جوش زن ہو گئی ہے اور اس روح کے تقاضا سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس پر نازل ہوتی ہے ان تمام حقوق کو بعاً بوجہ احسن ادا کرتا ہے اور اس صورت میں وہ حسن باطنی جو حسن ظاہری کے مقابل پر ہے بوجہ احسن اس کو نصیب ہو جاتا ہے کیونکہ وجود روحانی کے مرتبہ پنجم میں تو ابھی وہ روح انسان میں داخل نہیں ہوئی تھی جو محبت ذاتیہ سے پیدا ہوتی ہے اس لئے جلوہ حسن بھی ابھی کمال پر نہیں تھا مگر روح کے داخل ہونے کے بعد وہ حسن کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مردہ خوبصورت اور زندہ خوبصورت یکساں آب و تاب نہیں رکھتے۔

(براہین احمدیہ- روحانی خزائن جلد21 ص218)

خدا تعالیٰ کے بندے

" اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا کو پر مقدم کر لیتے ہیں۔ ان کے ساتھ وہ رأفت اور محبت کرتا ہے (-) یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں، مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں، وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں، مگر حقیقی مومن اور صادق (-) کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا (دین) یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے، تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ (-) "

(ملفوظات جلد اول ص364)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرشید صاحب

محترم چوہدری محمد حسین صاحب والد ڈاکٹر محمد عبدالسلام صاحب

خاکسار تین سال قبل محکمہ انہار سے بطور سپرنٹنڈنٹ ریٹائر ہوا۔ حضرت چوہدری محمد حسین صاحب اپنے بیٹے چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب ایگزیکٹو انجینئر (جو شیخوپورہ میں متعین تھے) کے پاس اکثر و بیشتر قیام فرماتے تھے۔ خاکسار کو چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب سے ان کی نیکی اور خدام الاحمدیہ میں عاملہ کے رکن ہونے کی وجہ سے ذاتی لگاؤ تھا اور اب بھی ہے۔ ان کی وساطت سے میرا ان کے والد صاحب چوہدری محمد حسین صاحب سے تعارف ہوا۔ نہایت ہی شفیق اور منکسر المزاج بزرگ تھے اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین مقام عطا فرمائے آمین۔

چوہدری محمد حسین کو ذیابیطس کا عارضہ تھا جس کے لئے روزانہ انسولین کا ٹیکہ لگانا ہوتا تھا۔ خاکسار نے اپنے ایک غیر از جماعت دوست چوہدری عنایت اللہ صاحب جو ڈسپنسر ہیں اور اپنا کلینک بھی کرتے ہیں کے ذمہ حضرت چوہدری صاحب کو روزانہ ٹیکہ لگانے کا کام سونپا۔ میرے عزیز دوست نے یہ خدمت بخوشی قبول کی حالانکہ اس خدمت کی بجاآوری کے لئے نصف گھنٹہ سے زائد وقت صرف ہوتا تھا کیونکہ چوہدری صاحب کی رہائش گاہ سے ان کا کلینک کوئی ایک میل کے فاصلے پر تھا اور وہ سائیکل پہ آتے تھے۔

تقریباً ایک ماہ بعد حضرت چوہدری صاحب نے میرے اس دوست کی مالی خدمت کرنا چاہی تو اس دوست نے عرض کی کہ مجھے محض آپ کی قیمتی دعاؤں کی ضرورت ہے اور بس۔ جب حضرت چوہدری صاحب کو یہ علم ہوا کہ وہ دوست اپنا کلینک کرتا ہے جو ایک میل کے فاصلہ پر ہے تو حضرت چوہدری صاحب کلینک سے اس کی آدھ گھنٹہ کی غیر حاضری وہ بھی بغیر معاوضہ گوارا نہ کرسکے اور فرمایا کلینک سے لازماً اس کا ہرج ہوتا ہوگا اور غیر حاضری میں اس کے مریض بھی پریشان ہوتے ہوں گے۔ پھر خاکسار سے فرمانے لگے آپ کو ٹیکہ لگانا تو آتا ہوگا؟ خاکسار نے عرض کی کہ آتا تو ہے مگر کوالیفائیڈ نہیں ہوں۔ بہرحال حضرت چوہدری صاحب کے ارشاد پر روزانہ ٹیکہ لگانے کی سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی۔

تین چار روز بعد حضرت چوہدری صاحب فرمانے لگے "آپ میری بہت خدمت کر رہے ہیں۔ میں بھی آپ کی خدمت کرنا چاہتا ہوں" خاکسار نے یہ سوچتے ہوئے کہ حضرت چوہدری صاحب کوئی مالی مدد کریں گے روایتی معذرت پیش کی۔ حضرت چوہدری صاحب نے بڑے دل موہ لینے والے انداز میں فرمایا "مجھ سے خدمت تو پوچھو" اور ساتھ ہی فرمایا "آپ کو قرآن مجید کتنا یاد ہے" خاکسار نے عرض کی کوئی چھ سات سورتیں سورہ کوثر اور اخلاص وغیرہ یاد ہیں۔ حضرت چوہدری صاحب فرمانے لگے۔ "اللہ تعالیٰ نے تیس پاروں پر مشتمل قرآن مجید نازل فرمایا ہے۔ اس میں سے صرف چھ یا سات سورتیں یاد کرنا تو نہایت ہی ناانصافی ہے اور وہ ایک احمدی کے لئے" خاکسار بہت ہی نادم ہوا۔ اگلے روز جب میں ٹیکہ لگانے حاضر ہوا تو حضرت چوہدری صاحب نے خاکسار کو ایک کاغذ جس پر کچھ سورتوں کے نام درج تھے (پہلی سورہ اعلیٰ تھی اور پھر علی الترتیب) عطا فرمایا۔ اس خواہش کے ساتھ کہ انہیں حفظ کیا جائے۔

دو تین روز تک خاکسار حفظ کرنا شروع نہ کر سکا۔ روزانہ حضرت چوہدری صاحب کے استفسار پر کوئی نہ کوئی عذر پیش کرتا۔ حضرت چوہدری نے ناراضگی کے لہجے میں فرمایا "کل سے آپ مجھے ٹیکہ لگانے کی زحمت نہ کریں کیونکہ اگر آپ کو میری یہ خدمت قبول نہیں تو پھر مجھے بھی آپ کی کوئی خدمت قبول نہیں" خاکسار کو اپنی کوتاہی کا شدید احساس ہوا اور بڑی ہی منت سماجت کے بعد اس وعدہ اور عہد کے ساتھ کہ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسی کوتاہی نہیں ہوگی۔ اس کے بعد حضرت چوہدری صاحب خاکسار سے ٹیکہ لگوانے پہ آمادہ ہوگئے۔ پھر چارو ناچار ایک ایک آیت کرکے سورۃ اعلیٰ حفظ کرنی شروع کی جسے حضرت چوہدری صاحب روزانہ بڑے اہتمام سے سنتے۔ جب ساری سورۃ یاد ہوگئی تو فرمانے لگے آج باقاعدہ کھڑے ہو کر تلاوت کے انداز میں سنائیں۔ خاکسار جونہی تلاوت کے انداز میں کھڑا ہوا۔ ذہن سے ساری سورۃ کلیتہً صاف جیسے کبھی حفظ ہی نہ کی ہو۔ حالانکہ وہی صورت خاکسار عمومی طور پر فر فر سناتا تھا۔ حضرت چوہدری صاحب نے تلاوت میں عمومی حالت اور اہتمام کا فرق سمجھایا جو بڑا واضح تھا۔ مگر اس سے قبل تجربہ نہ تھا۔

بعد ازاں جب حضرت چوہدری صاحب نے سورۃ اعلیٰ ترجمہ کے ساتھ سنانے کو کہا تو انہیں معلوم ہوا کہ خاکسار نے ترجمہ تو یاد ہی نہیں کیا تو فرمانے لگے کہ اگر آپ کا کوئی دوست آپ کو کوئی خط غیر زبان میں جس کو آپ نہ جانتے ہوں لکھ دے تو جب تک آپ سارا شہر پھر کر ایسے شخص سے جو اس زبان سے واقف ہو خط سن کر اطمینان حاصل نہ کرلیں چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ اور قرآن مجید جو حقیقی راہ نجات کی طرف رہنمائی ہے سے یہ سلوک۔ اس پیارے انداز سے حضرت چوہدری صاحب نے احساس دلایا جو تمام ایسے دوست جو قرآن مجید کا ترجمہ نہیں جانتے کے لئے مشعل راہ ہے۔ پھر ایک موقعہ پر جب خاکسار تیزی سے سورۃ پڑھ گیا تو پنجابی میں فرمانے لگے جس کا مطلب ہے اگر آپ کی اماں جان حلوہ پکائیں تو کیا آپ اس کے گولے بنا کر حلق میں ڈال لیتے ہو یا زبان کی نوک سے لے کر حلق سے نیچے اترنے تک حلوے کے مزے لیتے ہو بلکہ اس کو ہونٹوں کے کناروں پر لگا کر زبان سے بار بار مزہ لیتے ہو۔ اللہ اللہ حضرت چوہدری صاحب نے کس پیاری مثال سے قرآن مجید غوروفکر سے پڑھنے کی طرف رغبت دلائی۔ سمجھانے کا کیسا منفرد انداز تھا۔

حضرت چوہدری صاحب اپنوں اور غیروں کی تربیت کے یکساں متمنی تھے۔ اور شدید خواہش رکھتے تھے کہ عملی رنگ میں دینی معاشرہ قائم ہو۔ حضرت چوہدری صاحب کی رہائش گاہ کے قریب ہی گورنمنٹ گرلز ہائی سکول تھا۔ صبح صبح جب بچیاں سکول آتی تھیں تو بعض کے دوپٹے سروں کی بجائے گلے میں لٹک رہے ہوتے تھے۔ حضرت چوہدری صاحب صبح صبح اپنی اہلیہ کے ساتھ جو ترکی برقعہ میں ہوتیں سیر کر رہے ہوتے اکثر بچیوں کو سمجھاتے کہ راستے کے بھی آداب ہوتے ہیں سڑک کے ایک کنارے پہ چلنا چاہئے اور ساتھ ہی بتاتے کہ دوپٹے گلے میں لٹکنے کی بجائے دینی طرز سے سروں پر ہونے چاہئیں اور مثال پیش کرتے کہ میرے ساتھ یہ میری بیوی ہے جو ڈاکٹر عبدالسلام کی والدہ ہے عمر کے لحاظ سے پردہ ان پر واجب بھی نہیں رہا مگر چونکہ چھوٹی عمر سے ہی اس دینی شعار کی پابند ہیں لندن میں رہائش کے وقت بھی گھر سے باہر نکلتے ہوئے پردہ کے لئے یہی برقعہ استعمال کرتی تھیں۔ بچیوں کی ایک بڑی تعداد حضرت چوہدری صاحب کو دور سے دیکھ کر دوپٹے سے سر ڈھانپ لیا کرتی تھیں۔

الغرض حضرت چوہدری صاحب کو قرآن مجید سے عشق تھا جو ساری عمر آپ اپنوں اور غیروں میں پیدا کرنے کی سعی فرماتے رہے۔ دعوت الی اللہ کا ہو یا تربیت کا کوئی موقعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضائع نہیں کرتے تھے۔

ایک دفعہ خاکسار حضرت چوہدری صاحب کو ٹیکہ لگا رہا تھا۔ نیڈل (ٹیکے کی سوئی) سرنج پہ اچھی طرح نہ چڑھ سکی ڈھیلی رہنے کی وجہ سے انسولین جسم کے اندر نہ جا سکی بلکہ باہر ضائع ہو گئی۔ خاکسار نے صورت حال حضرت چوہدری صاحب پر واضح کی کہ آپ کو دوبارہ سوئی چبھونی نہیں پڑے گی اور پہلی پرک پر ہی دوائی جسم میں داخل ہو جاوے گی۔ تو فرمانے لگے "ہمارے ذمہ صدق دل سے کوشش واجب تھی آپ نے دیانتداری سے کوشش کی اگر جسم کو اس وقت دوائی کی ضرورت ہوتی تو ہماری کوشش کامیاب ہوتی اگر ہم اب زبردستی دوائی جسم میں داخل کرنے کی کوشش کریں گے تو ممکن ہے (ری ایکشن) یعنی الٹا اثر ہو جائے۔"

ایک دفعہ ایک SDO صاحب نے نہری بنگلے جہاں اس کی رہائش تھی میں دعوت دی۔ وہاں پہنچنے پر SDO صاحب تو تھوڑی دیر کے لئے انتظامی امور میں مصروف ہو گئے۔ اسی دوران بنگلے کا مالی وہاں آگیا۔ حضرت چوہدری صاحب نے تعارف حاصل کیا اور اردگرد کے درختوں کے بارہ میں پوچھا۔ مالی نے بتایا کہ یہ امرود کا درخت وہ آم اور جامن وغیرہ وغیرہ جب مالی درخت دکھا رہا تھا اسی دوران حضرت چوہدری صاحب نے اس سے سوال کیا کہ کیا تمہیں کلمہ یا اس کا ترجمہ آتا ہے تو مالی نے اپنی کم علمی کا اعتراف کیا تو حضرت چوہدری صاحب نے اسے باور کرایا کہ ایک دن جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی تو وہاں درختوں کے بارہ میں نہیں پوچھا جاوے گا۔ لہٰذا اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے اور ہر آن اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجاآوری مقصود ہونی چاہئے۔

اسی دوران جب SDO صاحب فارغ ہو کر حضرت چوہدری صاحب کے پاس بیٹھے تو دیگر گفتگو کے علاوہ حضرت چوہدری صاحب نے پوچھا کہ جو عملہ یہاں بنگلے میں رہتا ہے ان کی بہبود کے بارہ میں آپ کے کیا فرائض ہیں اور آپ کہاں تک ادا کر رہے ہیں اور ساتھ ہی SDO صاحب موصوف کو توجہ دلائی کہ اس مالی کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ دین کی بنیادی شرائط و عقائد سے ہی نابلد ہے۔ SDO صاحب کو بڑے احسن انداز میں متوجہ کیا کہ آپ بنگلے کے انچارج ہونے کے ناطے اس عملے کی روحانیت کے بھی ذمہ دار ہیں۔ جس کے بارہ میں ایک دن اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ سے ضرور پوچھا جائے گا۔

اہم تجارتی خبریں

کلنٹن انتظامیہ نے جو پابندیاں بھارت اور پاکستان پر لگائی تھیں ان میں سے کچھ کو ہٹائے جانے کا اعلان کیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے سو سے زیادہ "رٹ" درخواستوں کو منظور کرلیا ہے جن میں پروفیشنل ٹیکس کے نفاذ کو چیلنج کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے اعلان کیا ہے کہ یہ ٹیکس غیر قانونی ہے اور کسی قانونی اتھارٹی کے بغیر عائد کیا گیا ہے۔

○ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ لاہور اور نئی دہلی کے درمیان بس سروس کا اجرا کیا جائے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ یہ بس سروس اگلے مہینے میں شروع کردی جائے۔

○ پاکستان نے ہندوستان سے 500 ملین روپے کے ٹائر اور ٹیوب درآمد کئے ہیں۔

○ صدر پاکستان رفیق تارڑ نے ایک آرڈی ننس جاری کیا ہے جس کی رو سے یکم دسمبر سے جنرل سیلز ٹیکس کی شرح 12.5 سے بڑھ کر 15 فی صد کردی گئی ہے۔

○ حکومت کی طرف سے شادیوں کے موقع پر کھانا پیش کرنے پر پابندی مزید تین سال کے لئے بڑھا دی گئی ہے۔

○ نیوزی لینڈ نے ایف 16 لڑاکا طیارے لیز پر لینے پر رضامندی ظاہر کی ہے جو پاکستان نے امریکہ سے خریدے تھے۔ اور جو پاکستان پر پابندیوں کی وجہ سے ابھی تک اسے نہیں دئے گئے تھے۔ اس سودے سے جو رقوم ملیں گی ان میں سے کچھ حصہ پاکستان کو اس رقم کی واپسی کے سلسلے میں دیا جائے گا جو اس نے امریکہ کو ان طیاروں کی قیمت کے طور پر ادا کیا تھا۔ یاد رہے کہ یہ رقم 658 ملین ڈالر تھی جو کہ ابھی تک امریکہ نے بلاجواز اپنے پاس رکھی ہوئی ہے اور طیاروں یا اس رقم کی واپسی سے انکاری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلمان احمد صاحب

موٹرز اور جنریٹرز

مائیکل فیراڈے کے بارے میں ہم میں سے بہت کم لوگ ایسے ہیں جو کچھ جانتے ہیں۔ شائد سائنس سے تعلق رکھنے والے احباب فیراڈے اور اس کے اصولوں کے بارے میں جانتے ہوں۔ لیکن فیراڈے کے اصولوں پر بنائی گئی موٹرز Motors اور جنریٹرز Generators کا استعمال بہت اہم اور عام ہو چکا ہے۔ ہمارے ہاں استعمال ہونے والے پنکھے، گرائینڈرز، پمپ وغیرہ موٹرز کی وجہ سے ہی گھومتے ہیں۔ آیئے دیکھیں کہ موٹرز اور جنریٹرز کیسے کام کرتے ہیں۔

مقناطیس اور مقناطیسی میدان

مقناطیس کے بارے میں کون نہیں جانتا۔ مقناطیس اکثر مفید کاموں میں استعمال ہوتے ہیں۔ ہم سب نے مقناطیس کے بارے میں پڑھا ہوا ہے اور جانتے ہیں کہ اس کے دو قطب ہوتے ہیں۔ یعنی شمالی اور جنوبی قطب۔ ایک جیسے قطب ایک دوسرے کو دفع کرتے ہیں جبکہ مخالف قطب ایک دوسرے کو کشش کرتے ہیں (کھینچتے ہیں) مقناطیس کی یہ خوبیاں اس کے گرد ایک محدود علاقہ تک ہی مخصوص ہوتی ہیں۔ یہ علاقہ جس میں مقناطیس کا اثر محسوس کیا جاسکتا ہے اس کا مقناطیسی میدان کہلاتا ہے۔

ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر مقناطیسی میدان میں ایک قطب نما Compass لایا جائے تو قطب نما کی سوئی تھرتھرانے لگتی ہے۔ یعنی یہ سوئی مقناطیسی میدان (Magnetic Field) کے اثر کو محسوس کر کے حرکت کرنے لگتی ہے۔ سوئی کے حرکت کرنے یا نہ کرنے سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قطب نما مقناطیسی میدان کے اندر پڑا ہوا ہے۔ یا باہر۔

مقناطیسی میدان میں کسی خاص مقام پر سے گزرنے والی مقناطیسی شعائیں اس مقناطیس کا فلکس Flux کہلاتی ہے۔

آرسٹڈ کا تجربہ

1821ء میں آرسٹڈ Oerstidd نامی سائنسدان نے مشاہدہ کیا کہ ایک قطب نما کو اگر ایک ایسی موصل تار Conductor کے قریب لایا جائے جس میں سے کرنٹ گزر رہا ہو تو قطب نما کی سوئی تھرتھرانے لگے گی۔ قطب نما کی سوئی کی حرکت اس بات کی نشاندھی کرتی ہے کہ تار کے گرد بھی کوئی مقناطیسی میدان بن رہا ہے۔ جس کے اثر سے وہ سوئی تھرتھراتی ہے۔ اور اس طرح سے تار کا کوئی فلکس بھی ہوگا، جسے معلوم کیا جاسکتا ہے۔

اس مشاہدہ کے بعد سائنسدان اس کے الٹ Inverse کے بارہ میں سوچنا شروع ہو گئے۔ یعنی اگر کسی کرنٹ والی تار کے گرد مقناطیسی میدان پیدا ہو جاتا ہے تو پھر ایک ایسی تار جو کہ مقناطیسی میدان میں پڑی ہو، میں کرنٹ خود بخود پیدا ہو جانا چاہئے۔

مائیکل فیراڈے M Faraday اس سوچ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بہت کوششیں کرتا رہا۔ اور کئی سال مسلسل جدوجہد کرنے کے بعد وہ ایک ایسے نتیجے پر پہنچا جس نے سائنس کی دنیا میں تہلکا مچادیا۔

حرکت کرتا ہوا موصل اور اس پر مقناطیسی میدان کا اثر

جیسا کہ بیان ہو چکا ہے، مقناطیسی میدان کے اندر کسی خاص علاقہ سے گزرنے والی مقناطیسی شعائیں اس مقناطیس کا فلکس کہلاتی ہیں۔

فیراڈے Faraday جس نتیجے پر پہنچا وہ یہ تھا کہ اگر کوئی موصل تار Conductor کسی مقناطیسی میدان میں مقناطیسی فلکس کو کسی بھی طرح کٹ Cut کرے تو اس میں کرنٹ بہنا شروع ہو جائے گا۔

فلکس Flux کا کٹ ہونا

آپ تصور کریں کہ ایک چلتے نل کے نیچے ایک گیند پڑا ہوا ہے۔ جو مسلسل حرکت میں ہے۔ تو آپ دیکھیں گے کہ پانی مسلسل گیند کے ایک ہی حصہ پر نہیں پڑ رہا بلکہ مختلف اوقات میں یہ جگہ تبدیل ہو رہی ہے۔ یعنی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ گیند پانی کو کٹ کر رہا ہے۔

اسی طرح فیراڈے نے یہ بات ثابت کی کہ اگر کسی موصل کو مسلسل مقناطیسی میدان میں یکساں رفتار سے گھما دیا جائے تو اس گھومتے ہوئے موصل میں کرنٹ بہنے لگے گا۔

کرنٹ والی موصل تار پر مقناطیسی میدان کا اثر

اب ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ایک ایسی تار (موصل) جس میں سے کرنٹ گزر رہا ہو، کو ایک مقناطیسی میدان میں رکھ دیں تو کیا ہوگا۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ تار جس میں سے کرنٹ گزر رہی ہو حرکت کرنے لگے گی۔

اس تجربہ کا اگر بغور مشاہدہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس تجربہ میں دراصل دو مقناطیسی میدان یا فلکس پیدا ہوتے ہیں۔

ایک وہ میدان جس میں موصل پڑا ہوا ہے۔

اسی میدان کے اثر کا ہم مطالعہ کر رہے ہیں۔

موصل میں سے کرنٹ گزرنے کی وجہ سے موصل کے گرد بننے والا میدان جسے قطب نما سے محسوس کیا جاسکتا ہے۔

ان دو مقناطیسی میدانوں کے مجموعی اثر کے تحت موصل حرکت کرنے لگتا ہے۔

الیکٹرک موٹر کا اصول

Electric Motor کا اصول گویا کہ اگر کسی ایسی موصل تار جس میں سے کرنٹ گزر رہا ہو کو مقناطیسی میدان میں رکھ دیا جائے تو اس میں حرکت پیدا ہوگی یعنی یہ Conductor حرکت کرنے لگے گا۔ اس اہم اصول کو استعمال میں لاتے ہوئے دنیا کی تمام موٹریں تیار کی گئی ہیں۔

موٹر اوپر بیان کردہ اصول پر کام کرتی ہے۔ بس اس میں اضافی خصوصیت یہ رکھی جاتی ہے کہ موٹر کی ساخت، مقناطیس کی طاقت اور موصل کو اس طرح سے تیار کیا جاتا ہے کہ موصل سادہ حرکت کرنے کی بجائے گھومنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

سٹیٹر Stator

موٹر میں موجود مقناطیس، جس کے مقناطیسی میدان میں کرنٹ والا موصل Current Carrying Conductor رکھا جاتا ہے، سٹیٹر Stator کہلاتا ہے۔ سٹیٹر بذات خود ایک موصل ہوتا ہے جس کو خاص طریق پر سے کرنٹ گزار کر اس کو برقی مقناطیس Electromagnet بنا لیا جاتا ہے۔

روٹر Rotor

روٹر وہ موصل ہے جس میں سے کرنٹ گزار کر اسے سٹیٹر کے مقناطیسی میدان میں رکھا جاتا ہے۔ اس کی مخصوص ساخت اس طرح سے ہوتی ہے کہ مقناطیسی میدان کے اثر کے تحت یہ گھومنے لگے۔

اصل میں روٹر مخصوص سی گول شکل کا ہوتا ہے۔ اور اس پر بے شمار موصل تاریں خاص طریق پر لپیٹی گئی ہوتی ہیں۔ تارین لپیٹنے کا یہ مخصوص طریق Winding کہلاتا ہے۔ اور ہم سب نے اکثر دکانوں پر یہ کام ہوتے دیکھا ہے۔ ان تاروں میں سے کرنٹ بہتا ہے۔ اور پھر Rotor کے ساتھ جڑا ہوا راڈ Shaft گھومتا ہے۔

جنریٹر کا اصول

اسی طرح سے اگر کوئی موصل کسی طرح سے بھی مقناطیسی میدان یا فلکس کو کٹ کرے تو اس موصل میں کرنٹ دوڑنے لگتا ہے۔ اور یہ بات بخوبی سمجھی جا سکتی ہے کہ مقناطیسی فلکس Magnetic Flux دو طرح سے ہی کٹ ہو سکتا ہے۔ موصل تار کو ساکن رکھیں اور مقناطیس کو اس کے ارد گرد گھمائیں۔ مقناطیس کو ساکن رکھیں اور موصل تار کو اس کے اندر گھمائیں۔

جنریٹرز Generators ساخت میں موٹرز سے ملتے ہیں۔ ان میں بھی برقی مقناطیس ہوتا ہے اور موصل تاروں کی مخصوص Winding سے بنایا جاتا ہے۔

مقناطیس یا موصل تار میں سے کسی ایک کو گھمانے کا کام عام طور پر موٹروں سے لیا جاتا ہے۔

سائیکلوں کے ساتھ عام استعمال ہونے والے ڈائنمو Dynamo جنریٹرز ہی ہیں۔ ان میں پہیہ کے گھومنے کے ساتھ ساتھ موصل تار، مقناطیس کے اندر گھومتا ہے۔ اور اس عمل کے ذریعے موصل میں کرنٹ پیدا ہوتا ہے۔ جس کے ذریعے لیمپ Lamp جلتا ہے۔

جنریٹرز کا استعمال

اس کے علاوہ جنریٹرز کا ایک بڑا اور اہم استعمال ڈیموں Dams پر ہوتا ہے۔ یہاں استعمال ہونے والے جنریٹرز حجم میں بہت بڑے ہوتے ہیں۔ اور ان کو گھمانے کے لئے بہت زیادہ طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو کہ پانی سے حاصل کی جاتی ہے۔

یہاں پانی کے پرزور بہاؤ کے ذریعے ایک طرح کے پہیہ کو گھمایا جاتا ہے جس کی وجہ سے پہیہ سے جڑا ہوا مقناطیسی میدان، موصل کے گرد گھومتا ہے پہیہ کو گھمانے کے لئے گیس، بھاپ ہوا یا ڈیزل انجن بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح بجلی کی ایک وسیع مقدار حاصل ہوتی ہے۔

اور پھر اس بجلی کو تاروں کے ایک وسیع جال کے ذریعے ہمارے گھروں اور شہروں تک لایا جاتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 31821

میں Pahrudin ولد M.Dali Zamal Arif پیشہ تجارت عمر 52 سال بیعت 1989-4-24 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 97-11-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/90000 روپے سہ ماہی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد M.Dali Zamal Arif انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 E.Nomg انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Tarmo Wendi انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31822 میں Tanu Hidayat ولد Sulada پیشہ ملازمت عمر 56 سال بیعت 60-9-30 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-5-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زمین برقبہ 1120 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی -/1600000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/190200 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Tanu Hidayat انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ahmanu Priyatna انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Anang Sunarsa انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31823

میں Idi ولد Ahmanu Priyatna پیشہ مزدوری عمر 49 سال بیعت 1962ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1996-4-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- دھان کا کھیت برقبہ 560 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی -/1000000 روپے۔ 2- زمین برقبہ 490 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی -/140000 روپے۔ کل جائیداد -/1140000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80000 روپے ششماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ahmanu Priyatna انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Anang Sunarsa انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Hamid Ahmad انڈونیشیا۔

مسل نمبر 31824

میں Mrs.Rukmanah Otang بیوہ Otang Mahmud پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت 1960ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-11-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر -/50000 روپے اور مکان واقع انڈونیشیا مالیتی -/10000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs. Rukmanah Otang انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 H.Dedi Kurnadi انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Wiwi Pujiwwti انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31825

میں Soni Suwandi ولد Ajuk Mulyaman پیشہ تجارت عمر 29 سال بیعت 1987ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-5-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Soni Suwandi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Hamid A انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Asep Rohendi انڈونیشیا۔

مسل نمبر 31826

میں Ratnaningsih بیوہ Moch Obos پیشہ ریٹائرڈ عمر 70 سال بیعت 1968ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-11-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- مکان واقع انڈونیشیا مالیتی -/20000000 روپے۔ اور حق مہر -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/175000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Ratnaningsih انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Setia Mulyanq پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 Nana Sumarna انڈونیشیا۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب (دفتر وقف جدید) کو مورخہ 4- دسمبر 1998ء کو پانچویں بیٹے سے نوازا ہے۔ جو مکرم مرزا محمد لطیف صاحب کا پوتا اور محترم مولانا رشید احمد چغتائی صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مولوی محمد دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود' و سابق صدر- صدر انجمن احمدیہ- تحریر کرتی ہیں- کہ ان کی چھوٹی ہمشیرہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری لطیف احمد صاحب مرحوم' سرگودھا میں مورخہ 10- دسمبر 98ء کی صبح بوقت نماز فجر' مختصر علالت کے بعد وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کے بیٹے عزیز شاہد احمد' میت کو ربوہ لائے جہاں بیت المبارک میں بعد نماز عصر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد' مورخ احمدیت نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ نے دعا کرائی۔ تمام قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

○ مکرم چوہدری نورالدین صاحب ڈائریکٹر محکمہ انہار (ریٹائرڈ) کی اہلیہ محترمہ رشیدہ تبسم 7/6 دسمبر 1998ء کی رات کو لاہور 6- ای ماڈل ٹاؤن میں وفات پاگئیں۔ 7- دسمبر کو کوٹھی میں ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر مکرم مربی صاحب مقامی نے جنازہ پڑھایا۔ چونکہ وہ موصیہ تھیں لہٰذا ان کا تابوت ربوہ لے جایا گیا۔ اسی روز بعد نماز عشاء بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اور بعدہ مکرم مولانا اللہ بخش صادق صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے دعا کرائی مرحومہ حضرت حاجی غلام احمد صاحب (رفیق حضرت مسیح موعود) کی بہو اور ڈاکٹر چوہدری غلام اللہ صاحب (مرحوم) ڈائریکٹر فورسٹ ریسرچ انسٹیوٹ پشاور (ریٹائرڈ) اور سابق صدر حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور کی دختر تھیں۔ احباب دعا کریں خدا تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات عطا فرمائے۔

○ مکرم عبداللطیف صاحب دارالیمن شرقی ربوہ ابن مکرم چوہدری خیرات اللہ صاحب مورخہ 25- نومبر 1998ء کو لاہور میں ایک حادثہ میں وفات پاگئے- ان کی میت ربوہ لائی گئی اگلے روز مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم احمد حسین صاحب کارکن نظارت اصلاح و ارشاد کے چھوٹے بھائی مکرم ممتاز حسین امتیاز صاحب حال کینیڈا ابن مکرم چوہدری محمد حسین صاحب (سابق خادم بیت المبارک ربوہ) کے دل کا بائی پاس اپریشن متوقع ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مرزا شاہد محمود صاحب دارالعلوم غربی ربوہ لکھتے ہیں۔

مکرم مرزا محمد اسلم صاحب 2/21 دارالعلوم غربی الف ربوہ دس دنوں سے علیل ہیں کمزوری اور ضعف بہت ہے۔ نیز خاکسار اور میری ہمشیرہ بھی بوجہ بخار علیل ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ شفاء عطا فرمائے عطا کرے۔

ٹیکنیکل میگزین

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی قائم کردہ عالمی ایسوسی برائے احمدی آرکیٹکٹس و انجینئرز ہر سال اپنا ٹیکنیکل میگزین شائع کرتی ہے جسے گذشتہ سال سے اردو اور انگلش دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے دنیا بھر میں بسنے والے آرکیٹکٹس' انجینئرز اور دیگر بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ اس میگزین کے لئے اردو یا انگلش میں فنی اور معلوماتی مضامین اور اشتہارات بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے سب احباب و خواتین کو جزائے خیر دے اور اپنے فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔

خاکسار محمود مجیب اصغر

(صدر ٹیکنیکل میگزین کمیٹی) AAAE بلڈنگ ربوہ

نتیجہ امتحان سہ ماہی سوم 1998ء شعبہ تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان

○ امتحان سہ ماہی سوم 1998ء میں 261 مجالس کے 3287 انصار نے شمولیت کی۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار درج ذیل ہیں۔

اول- مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب- نارتھ کراچی۔

دوم- مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

سوم- مکرم ڈاکٹر بشیر حسین تنویر صاحب دارالحمد فیصل آباد۔

اللہ تعالیٰ یہ کامیابی بہت مبارک کرے اور علم و معرفت میں مزید ترقیات سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 14۔ دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 6 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 17 درجے سنٹی گریڈ
15۔دسمبر۔ غروب آفتاب 5-29
16۔دسمبر۔ طلوع فجر 5-39
16۔دسمبر۔ طلوع آفتاب 7-07

عالمی خبریں

مواخذے کا فیصلہ

امریکہ کے صدر بل کلنٹن کے خلاف مواخذہ کرنے کا فیصلہ ہو گیا۔ ایوان نمائندگان کی عدلیہ کمیٹی کے 21 ری پبلکن ارکان نے مواخذے کے حق میں اور 16 ڈیمو کریٹ ارکان (صدر کی پارٹی) نے مواخذے کے خلاف ووٹ دیا۔ مواخذے کی یہ سفارش آئندہ ہفتے کانگرس کے اجلاس میں پیش ہو گی۔ اس پر 17۔دسمبر کو رائے شماری متوقع ہے۔ فیصلے سے چند منٹ پہلے صدر نے وائٹ ہاؤس کے لان میں کھڑے ہو کر قوم سے ایک بار پھر معافی مانگی اور کہا کہ میں شرمندگی کے خطرے کے آگے بے بس ہو گیا تھا۔ اپنے کئے پر شرمندہ ہوں۔ انہوں نے عمر خیام کی رباعی کا ترجمہ سنایا جس میں لکھا ہے کہ قسمت کی انگلی جو کچھ لکھ کر آگے بڑھ جاتی ہے ہزاروں آنسو بھی اس لکھے کو نہیں مٹا سکتے۔ تقویٰ اور ہوشیاری بھی اس کو بہلا کر واپس نہیں لا سکتی۔

استعفیٰ نہیں دوں گا

صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ وہ اپنے عہدے سے مستعفی نہیں ہوں گے۔ امریکی تاریخ میں کلنٹن تیسرے صدر ہیں جن کے خلاف مواخذے کی کارروائی ہو رہی ہے۔ اس سے قبل صدر نکسن کے خلاف جب مواخذے کی کارروائی اس مرحلے پر پہنچی تو انہوں نے استعفیٰ دے دیا تھا۔

مواخذے کی کامیابی ممکن نہیں

امریکی سیاسی نظام میں ایسا ممکن ہے کہ مختلف سطحوں پر حکمران صدر کی مخالف پارٹی اکثریت میں ہو۔ لہٰذا جن مراحل پر مخالف ری پبلکن پارٹی اکثریت میں ہے وہاں مواخذے کی کارروائی کامیاب ہو رہی ہے۔ لیکن حتمی فیصلہ سینٹ میں ہو گا جہاں صدر کی پارٹی کو اکثریت حاصل ہے۔ لہٰذا مواخذے کی حتمی کامیابی کا امکان نہیں ہے۔

اسلحہ انسپکٹروں کی کارروائی

عراق میں اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹروں نے دوبارہ کام شروع کر دیا ہے۔ حساس مقامات کے اچانک معائنے شروع کر دیئے گئے ہیں۔ عراق نے تعاون فراہم کر دیا ہے۔ 200۔افراد پر مشتمل عملہ اچانک معائنے کر رہا ہے۔ اس معائنے کی حتمی رپورٹ پر عراق کے خلاف پابندیاں ہٹائے جانے پر غور ہو گا۔

برطانیہ سے سفیر واپس بلا لیا

چلی نے برطانیہ سے اپنا سفیر واپس بلا لیا ہے۔ چلی نے یہ اقدام چلی کے سابق ڈکٹیٹر پنوشے کو سپین کے حوالے کرنے کے فیصلے کے خلاف اٹھایا ہے۔

نیپالی پارلیمنٹ توڑنے کی سفارش

نیپال کے وزیر اعظم گرجا پرشاد کوئرالہ نے مخلوط حکومت میں شامل 13۔کمیونسٹ وزیروں کے استعفیٰ کے بعد شاہ بریندرا وکرم سے پارلیمنٹ توڑنے کی سفارش کر دی ہے۔

45۔بھارتی فوجی ہلاک

کشمیری مجاہدین نے بھارتی فوجیوں پر میزائیلوں سے حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں 45۔بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ لشکر طیبہ نے وڈپائین کے علاقے میں دھاوا بول کر فوجی کیمپ بھی تباہ کر دیا۔

ایرانی انقلاب کی 20ویں سالگرہ

ایران میں اسلامی انقلاب کی بیسویں سالگرہ کے موقع پر بازاروں میں امام خمینی کی تصاویر آویزاں تھیں جبکہ طالبات نے کتابوں کاپیوں پر ٹائی ٹے نک کے ہیرو اور ہیروئن کی تصاویر کے پوسٹر چڑھائے ہوئے تھے۔

ملکی خبریں

حکومت پنجاب کو جرمانہ

لاہور ہائی کورٹ نے تین بچوں کی ماں کی ایک سادہ درخواست کو آئینی درخواست میں تبدیل کر کے فرائض میں غفلت برتنے پر پنجاب کے محکمہ تعلیم کو ایک لاکھ روپیہ جرمانہ کر دیا اور مالی نقصان اور ذہنی اذیت کے ازالے کے لئے جرمانے کی رقم مدعیہ کو دیئے جانے کا حکم دیا۔ منڈی بہاؤالدین کی ایک خاتون نے درخواست دی تھی کہ پی ٹی سی ٹیچروں کی 20 آسامیوں کے لئے میرٹ پر میرا گیارھواں نمبر تھا۔ اس کے باوجود دو سال سے میری تقرری نہیں کی گئی۔ فاضل عدالت نے کہا کہ جب اداروں میں میرٹ کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہوں تو عدالتوں کا فرض ہے کہ ذمہ داروں کو سزا دے۔

بینظیر بھٹو کا دعویٰ

سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کارکن تیار رہیں۔ میں دعوے سے کہتی ہوں کہ حکمران جلد رخصت ہو جائیں گے۔ کشکول اٹھائے پوری دنیا میں پھرنے والوں کو کوئی بھیک دینے کے لئے تیار نہیں۔ عوام کے خزانے پر ڈزنی لینڈ اور نیاگرا فال میں سیر سپاٹے کئے گئے۔ کارکن سن لیں 1999ء الیکشن کا سال ہے۔

بینظیر کا پراسرار دورہ

بینظیر بھٹو رات گئے لاہور سے ملتان کے لئے روانہ ہوئیں۔ رات 3 بجے ساہیوال پہنچیں وہاں سے ہوٹل کے کسی عقبی دروازے سے باہر نکل کر ملتان روانہ ہو گئیں۔ بینظیر کا پیچھا کرنے والے خفیہ ایجنسی کے کارندے ساہیوال ہوٹل کے باہر کھڑے رہ گئے۔

الطاف حسین کی اپیل

ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے فوجی جرنیلوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اللہ رسول کے واسطے کراچی کا دورہ کریں۔ اور مسلح افواج کو مہاجروں کے خلاف نواز شریف کے مذموم مقاصد میں استعمال نہ ہونے دیں۔

مزید دھماکے کریں گے

وفاقی وزیر مجید ملک نے کہا ہے کہ اگر بھارت نے مجبور کیا تو مزید ایٹمی دھماکے کرنے ہوں گے۔ جب تک مسئلہ کشمیر حل نہیں ہوتا پاکستان ایٹمی ہتھیاروں پر یکطرفہ پابندی قبول نہیں کرے گا۔ واجپائی آئے دن مزید دھماکے کرنے کے بیانات جاری کر رہے ہیں۔

عید کے بعد تحریک

بینظیر بھٹو نے عید کے بعد نواز ہٹاؤ ملک بچاؤ تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آمرانہ دور میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنے والے جیالوں پر فخر ہے۔ 1999ء پیپلز پارٹی کی حکومت کا سال ہے۔

گہری دھند سے سارا پنجاب متاثر

چند روز سے پنجاب بھر میں گہری دھند سے پنجاب بھر کے تمام علاقے متاثر ہوئے ہیں۔ طیاروں کے شیڈول متاثر ہونے کے علاوہ سڑکوں پر حادثوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اکثر مقامات پر دن کے گیارہ بجے تک لائٹیں جلا کر ٹریفک چلتی رہی۔ دھند ابھی مزید جاری رہنے اور بارش ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

ایم کیو ایم کی پریس کانفرنس

ایم کیو ایم کے تین لیڈروں فاروق ستار، آفتاب شیخ اور نسرین جلیل نے لاہور آکر پریس کانفرنس کی اور کہا کہ الطاف حسین کو پاکستان لا کر شہید نہیں کرانا چاہتے۔ پیپلز پارٹی اور جماعت اسلامی سمیت کسی سیاسی جماعت سے اتحاد نہیں کریں گے۔ البتہ کیس ٹو کیس تعاون ہو سکتا ہے۔ حکیم سعید کے قتل میں ایم کیو ایم کے ملوث ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔ ہمارا ووٹ بینک توڑا جا رہا ہے۔

شادی گھروں پر چھاپے

صوبائی وزیر پیر بن یامین رضوی نے گوجرانوالہ میں شادی گھروں پر چھاپے مارے۔ پندرہ سے زائد مقامات پر پولیس اور مجسٹریٹوں کے ساتھ چیک کیا۔ باراتیوں میں کھلبلی مچ گئی۔ مگر کہیں کھانا پکا ہوا نہیں تھا۔

گرینڈ الائنس

حکومت کے خلاف تمام اپوزیشن پارٹیوں کا گرینڈ الائنس بنانے کی تیاریاں مکمل ہیں۔ عید کے بعد دما دم مست قلندر ہو گا۔ یہ بات محترمہ بینظیر بھٹو نے نوڈیرو میں پیپلز پارٹی کے وفود سے باتیں کرتے ہوئے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جماعت کو ختم کرنے کی سازشیں کرنے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔

پاکستان کی 142۔رنز کی برتری

لاہور میں زمبابوے کے خلاف دوسرے کرکٹ ٹیسٹ کے چوتھے دن پاکستان نے زمبابوے پر 142۔رنز کی برتری حاصل کرنے کے بعد اپنی پہلی اننگز 325۔رنز نو آؤٹ پر ڈکلئر کر دی۔

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
ٹی وی۔ گیزر۔ پنکھے۔ وی سی آر
بھی دستیاب ہیں
رابطہ۔ انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 7231680 7231681 7223204 7353105

ایک نئی فخریہ خدمت
اعلیٰ معیاری سٹین لیس سٹیل کے برتنوں کے ساتھ ساتھ اب ہم پیش کرتے ہیں
آپ کی فوری ضرورت
سٹین لیس سٹیل پریشر ککر
ضرورت کے مطابق نت نئے تحفوں کے ساتھ
پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ
دوکان 211007
گھر 212007